ایبٹ آباد آپریشن اور میموسکینڈل پر فوج اور حکمران آمنے سامنے ہیں۔ یہ دونوں معاملات سپریم کورٹ میں زیرِ سماعت ہیں اور قوم فیصلے کی منتظر ہے۔ ایبٹ آباد آپریشن، مہران بیس اور پاکستانی فوجی چوکیوں پر نیٹو فورسز کے حملے پاکستانی قبائلی علاقوں پر مسلسل ڈرون حملے آخران کا ذمہ دار کون ہے؟

ملک کے خلاف ان سازشوں کے اصلی کرداروں کو بے نقاب ہونا چاہیے اور انہیں قانون کے مطابق سزا ملنی چاہیے۔ شمسی ائیر بیس کی طرح پاکستان میں دیگر امریکی اڈوں کو بھی ختم کیا جانا چاہیے۔ نیٹو فورسز کی سپلائی کی بندش کے فیصلے کو برقرار رکھا جائے اور پاکستان کی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرتے ہوئے امریکی غلامی سے نکل جانا چاہیے۔ موجودہ افراتفری اور سیاسی بھونچالوں کی غیر یقینی فضا میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ البتہ یہ بات طے شدہ ہے کہ وطنِ عزیز اب مزید کسی محاذ آرائی کا متحمل نہیں ہے۔ مقتدر قوتیں پاکستان کی سلامتی اور دفاع کو اپنے سیاسی اور ذاتی مفادات پر مقدم رکھیں۔ ملک محفوظ ہے تو ہم بھی محفوظ ہیں ملک نہیں تو کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

جناب حافظ محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ:

مجلس احرار اسلام پاکستان کے سابق نائب امیر جناب حافظ محمد اکبر ۲۷ر نومبر ۲۰۱۱ کو رحیم یار خان میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ صاحب رحمہ اللہ ۱۷ر ستمبر ۱۹۳۵ء کو میانوالی کے ایک گاؤں ڈھوگ (چکڑالہ) میں پیدا ہوئے۔ حفظ قرآن کریم اور ابتدائی دینی تعلیم کے بعد رحیم یار خان آگئے اور مزید تعلیم جاری رکھی۔ یہاں جامع مسجد غلہ منڈی میں امام وخطیب مقرر ہوئے اور زندگی کا ایک طویل عرصہ اسی مسجد میں خدمت دین میں گزارا۔ فطری طور پر ایک بہادر اور صابر انسان تھے۔ شروع سے ہی ان کا تعلق علماءِ احرار سے ہو گیا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریروں سے متاثر ہوئے پھر بستی مولویان میں چوہان برادری کے بزرگوں مولوی قمر الدین رحمہ اللہ اور مولوی صالح محمد رحمہ اللہ سے تعلق و محبت نے قافلۂ احرار میں لا کھڑا کیا۔ دونوں بزرگ مجلس احرار اسلام سے وابستہ تھے اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے فدا کار تھے۔ ۱۹۶۲ء میں جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ مجلس احرار کے احیاء و تنظیم سازی کے لیے ضلع رحیم یار خان تشریف لے گئے تو مولوی قمر الدین رحمہ اللہ آپ کے میزبان تھے۔ انھوں نے زندگی بھر اس خدمت کو انجام دیا۔ اب ان کی اولاد وفاء و تعلق اور وضع داری کی روایت نبھا رہی ہے۔ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۰ء کے دوران حافظ محمد اکبر صاحب مجلس احرار اسلام سے وابستہ ہوئے۔ طبیعت میں بیباکی اور جرأت تو موجود تھی لیکن ابناءِ امیر شریعت کی صحبتوں نے ان کے جذبوں، امنگوں اور صلاحیتوں کو جلا بخشی۔ ۱۹۷۰ء میں مجلس احرار اسلام نے ملک بھر میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کیں تو ان میں حافظ صاحب مرحوم نے خطابت کے جوہر دکھائے اور افقِ احرار پر چھا گئے۔ انھوں نے قید و بند کی صعوبتیں بڑی استقامت اور جرأت سے برداشت کیں۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں ان پر ۲۲ جھوٹے مقدمات بنائے گئے اور انھیں پابند سلاسل کر دیا۔ وہ حلقۂ احرار میں ''جرنیل احرار'' کے خطاب سے یاد کیے جاتے تھے۔ رحیم یار خان شہر میں دارالعلوم فاروقیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور تادم آخر اس مدرسہ کو چلاتے رہے۔ زندگی کے آخری دنوں میں شدید بیمار ہوئے تو علاج کے لیے ملتان تشریف لائے۔ قائد احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ کی خواہش پر